بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انجمن احبابِ اہلِ سنت

کے سلسلۂ تبلیغ

سبیلِ ہدایت

کی ۳۳۶ ویں پیش کش
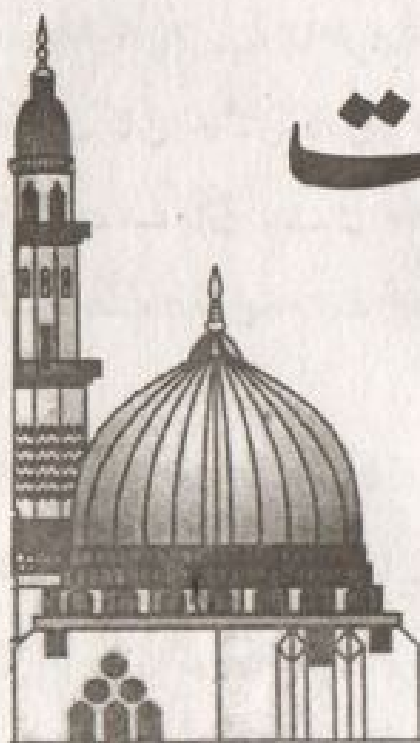
فوائدِ سلیمانی

بیرونی حضرات ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

پتہ برائے رابطہ

ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری ناظم انجمن احبابِ اہلِ سنت

سہنسہ آزاد کشمیر

E-Mail: ahbabeahlesunnat@yahoo.com

ہدیۂ دعائے خیر بحق ممبران انجمن ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مبارکہ ____ فوائدِ سلیمانی

الحمدلله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد واله واصحابه اجمعین! امّابعد:- اِس مختصر رسالہ ''فوائدِ سلیمانی'' میں ہم نے حضرت خواجۂ خواجگان غریب نواز حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے مفید ارشادات کو کتاب ''نافع السالکین'' فارسی (مؤلفہ مولانا امام الدین رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مطبع مرتضوی دہلی) سے لے کر جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اِس سعی کو شرفِ مقبولیت بخشے اور ذریعۂ ہدایت ونجات بنائے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۱) اتباعِ رسول محبتِ الٰہی کا ذریعہ ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سالک رابایدکہ ازعذاب وبے نیازیٔ حق تعالیٰ ترساں باشد ودر امتثالِ اوامر وترکِ نواہی کوشش بلیغ نماید کہ کمالِ حقیقتِ انسانی کہ برابطۂ حبی موقوف است بے متابعتِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میسّر نیست چنانچہ حق تعالیٰ درقرآنِ مجید یادفرمودہ است **قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله**. (ترجمہ) سالک کو چاہیے کہ وہ حق تعالیٰ کے عذاب اور اُس کی بے نیازی سے ڈرتا رہے اور اُس کے حکموں کی تعمیل اور نواہی سے اجتناب میں پُوری پُوری کوشش کرے کیونکہ حقیقتِ انسانی کا وہ کمال جو حبِ الٰہی کے رابطہ پر موقوف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر حاصل نہیں ہوتا حق تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ آپ فرمادیں اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں چاہے گا۔ (نافع السالکین، ص۳۴)

(۲) نفس وشیطان کے وسوسہ سے ہروقت ہوشیار رہنا چاہیے:

خواجہ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سالک را باید کہ ہمیشہ از خطرۂ نفس وشیطان درخوف باشد وایمن ازآن نباید بُود زیرا کہ حذر از خطرۂ ایشاں ازمہد تالحد باقی است۔

نفس وشیطان می برند ازراہ ترا تابانداز ند اندر چاہ ترا
دستگیری کن مرا اے دستگیر نیست کس را جز تُو دیگر دستگیر

(ترجمہ) سالک کو چاہیے کہ وہ نفس اور شیطان کے وسوسہ سے ہمیشہ خوف میں رہے اور اِس وسوسہ سے بے خوف نہ ہو کیونکہ پیدائش سے مرنے تک اِس وسوسہ کے پیش آنے کا ڈر ہوتا ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے کہ نفس اور شیطان دونوں تُجھے راہ راست سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ وہ گمراہی کے کنوئیں میں تجھے پھینک دیں۔ اے میرے دستگیر میری دستگیری کر کہ تیرے بغیر کسی کا کوئی دستگیر نہیں۔ (نافع السالکیں، ص ۱۵)

(۳) سالک کے لیے تین کاموں کا ترک لازم ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سالک را باید کہ از سہ چیز خُو دراؤ وردارد یکے حکمِ قضا کردن دوم ضامن کسے شُدن سوم امانتِ کسے نزدخُود نگاہ داشتن ازآن کہ این نصیحت از پیرانِ ما بمریدان جاری شدہ آمدہ است۔

(ترجمہ) سالک کو چاہیے کہ وہ تین کاموں سے اپنے آپ کو دُور رکھے۔ ایک یہ کہ قاضی بن کر فیصلہ دینا۔ دوسرا یہ کہ کسی شخص کا ضامن بننا اور تیسرا یہ کہ کسی کی امانت اپنے پاس رکھنا کیونکہ ہمارے پیرانِ طریقت کی طرف سے یہ نصیحت مریدوں میں جاری چلی آئی ہے۔ (نافع السالکین ص ۱۵)

(۴) کثرتِ ذکرِ الٰہی کامیابی کا ذریعہ ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مقصودِ دین و دُنیا آناں حاصل کردہ اند کہ اللہ اللہ گفتہ و مواظبت نمودہ اند۔

(ترجمہ) دین و دُنیا کا مقصود اُنہی لوگوں نے حاصل کیا ہے جو اللہ اللہ کہتے رہے اور اِس پر پابندی کرتے رہے ہیں۔ (نافع السالکین، ص ۱۵)

(۵) علمِ ظاہر علمِ باطن کے لیے ضروری ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سالک را باید کہ نخستین در علمِ ظاہر کوشش کند چوں حق تعالیٰ اُورا علمِ ظاہر نصیب فرمود در یادِ حق تعالیٰ مشغول شود کہ حصولِ علمِ باطنی بغیر علمِ ظاہری از محالات است و آنچہ بعضے کساں بغیر علمِ ظاہری واصل شدہ اند این نادر است۔

(ترجمہ) سالک کو چاہیے کہ پہلے علمِ ظاہر میں کوشش کرے۔ جب حق تعالیٰ علمِ ظاہر عطا فرمادے یادِ الٰہی میں مشغول ہوجائے کیونکہ علمِ ظاہر کے بغیر علمِ باطن کا حاصل ہونا محالات سے ہے اور یہ بات کہ بعض لوگ علمِ ظاہر حاصل کیے بغیر ہی واصل باللہ ہُوئے ہیں یہ تو نوادرات میں سے ہے۔ (نافع السالکین ص ۳۵)

(۶) اہلِ سنت برحق جماعت ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ عیاذاً باللہ اگر کسے در ضلالت کمالیت یابد پس خلق اللہ از صحبتِ آن گمراہ و در وادیٔ ضلالت زبون و خوار شود چنانچہ معتزلہ و خوارج و شیعہ

ووہابیہ وغیر آن مگر فرقہ ء اہل سنت و جماعت کہ دراصل فرقہ ء ناجیہ واہل ہدایت ہمیں است کہ کساں از صحبت ومتابعتِ ایشان در بہشت وصال ایزد متعال رسیدہ اند۔

(ترجمہ) معاذ اللہ اگر کوئی شخص گمراہی میں کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ کی مخلوق اُس کی صحبت سے گمراہ ہو جاتی ہے اور گمراہی کی وادی میں ذلیل وخوار رہتی ہے جیسا کہ معتزلہ خوارج روافض اور وہابیہ وغیرھم کا حال ہے۔ مگر اہل سنت و جماعت کہ درحقیقت یہی فرقہ ء ناجیہ اور اہل ہدایت ہیں کہ ان کی صحبت اور متابعت اختیار کرنے والے لوگوں نے بہشت میں حق تعالیٰ کا وصال حاصل کیا ہے۔ (نافع السالکین، ص ۴۳)

(۷) مشکل میں اپنے مرشد سے مدد طلب کرو:

خواجہُ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سالک را باید کہ ہر کارے ومُشکلے کہ پیش اُو آید امداد از شیخ خود طلب نماید تا از آن صعب امر رہائی یابد چنانچہ مردے را در اثنائے راہ دزداں پیش آمدند و بنا بر قتلِ اُو قصد نمودن گفت یا شیخ حاضر وناظر باش۔ دُزداں تباہ کاراں بر مجرد گفتنِ اُو سواران را معاینہ نمودند تا از ہیبت آن پا گریز گشتند واز دشمناں خلاصی یافت۔

(ترجمہ) سالک کو چاہیے کہ جو کام اور جو مشکل پیش آئے اُس میں وہ اپنے شیخ سے مدد طلب کرے تاکہ اُس کا وہ کام اور مشکل رہائی حاصل کریں۔ چنانچہ ایک شخص سفر کر رہا تھا راستے میں اُسے چوروں سے واسطہ پڑا۔ اور اُنہوں نے اُسے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ اُس نے کہا اے شیخ حاضر وناظر ہو جائیں اُس کے اتنے کہنے پر چوروں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ وہاں گھوڑوں پر سوار موجود ہیں تو اِن کی ہیبت سے وہ بھاگ گئے اور اُس شخص نے دشمنوں سے خلاصی پائی۔ (نافع السالکین، ص ۴۷)

(۸) چار چیزوں میں برکت ہوتی ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ فی قرأۃ القرآن برکۃ وفی الحرکۃ برکۃ وفی الخیرات برکۃ وفی الحلال برکۃ. قرآن کی تلاوت میں برکت ہے اور حرکت میں برکت ہے اور صدقہ وخیرات دینے میں برکت ہے اور حلال روزی میں برکت ہے۔ (نافع السالکین ص ۱۰۳)

(۹) شکرِ خداوندی سے نعمت میں برکت پیدا ہوتی ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہر کہ شکرِ حق تعالیٰ کند نعمت بروز یادہ گردد چنانکہ خود فرمودہ است ولئن شکرتم لازیدنکم واگر ناشکری کند مال واسباب اوتمام خراب شود۔

(ترجمہ) جو شخص نعمتِ خداوندی کا شکر بجالاتا ہے حق تعالیٰ اُس کی نعمت میں برکت فرماتا ہے جیسا کہ اُس نے خود فرمایا ہے۔ اور اگر تم شکر کرو تو میں تمہیں زیادہ دوں گا۔ اگر ناشکری کرے تو اُس کا تمام مال واسباب خراب ہو جاتا ہے۔

(نافع السالکین، ص ۱۰۳)

(۱۰) اپنے عیبوں کو پیشِ نظر رکھو:

خواجۂ خواجگاں فرماتے ہیں۔ سالک را باید کہ بسبب عیب بینیٔ خویش از عیبِ خلق چشم بند د کہ عینِ سعادت و رضامندیٔ حق سبحانہٗ دریں مندرج است چنانکہ در حدیث وارد است طوبی لمن شغل عیبه من عیوب الناس۔

(ترجمہ) سالک کو چاہیے کہ وہ اپنی عیب بینی کے سبب سے مخلوق کے عیب دیکھنے سے اپنی آنکھیں بند رکھے۔ کیونکہ اسی میں حق تعالیٰ کی رضامندی اور سعادت مندی پائی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ خوبی ہے اُس کے لیے جسے اپنی عیب بینی لوگوں کے

عیب دیکھنے کی فرصت نہ دے۔ (نافع السالکین، ص ۳۸)

(۱۱) سالک کے لیے قناعت لازم ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مورچہ یا مور در یک سال یکدانہ گندم بخورد وہمہ روز وشب از سبب حرص سرگردان باشد وآرام نمی گیرد۔ سالک را باید کہ قانع وشاکر باشد ومور حریص نہ باشد

تا بکے چوں مور باشی دانہ کش گر تُو مردے فاقہ را مردانہ کش۔

(ترجمہ) چیونٹی پُورے سال میں صرف گندم کا ایک دانہ کھاتی ہے۔ اور حرص کے سبب سے وہ پُورا دن اور پُوری رات دانوں کی تلاش میں پھرتی رہتی ہے اور آرام نہیں کرتی۔ سالک کو چاہیے کہ وہ قناعت والا شکر گزار ہو اور چیونٹی کی طرح حریص نہ ہو۔ تُو کب تک چیونٹی کی طرح دانے اکٹھے کرتا رہے گا اگر تُو مرد ہے تو پھر مردانہ وار فاقہ کشی کر۔ (نافع السالکین، ص ۷۹)

(۱۲) بزرگوں کی آشنائی کارآمد ہوتی ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یکے ہندو با من آشنائی داشت۔ ہر روز آمدے وبوقتِ رفتن گفتے کہ آشنائیِ مردانِ خدا بکار آید وچوں مرگِ اُو نزدیک رسید مسلمان شُد ومُرد بعدہٗ اُورا در خواب دیدیم کہ کمر بستہ از جانبِ مغرب می آید من اورا گفتم کہ اے دین محمد از کجا می آئی گفت زیارتِ رسولِ خدا کردہ باز آمدیم۔

(ترجمہ) ایک ہندو میری آشنائی رکھتا تھا۔ ہر روز وہ آتا اور بوقتِ رخصت کہتا خدا کے بندوں کی آشنائی کارآمد ہوتی ہے۔ جب اُس کی موت کا وقت آیا تو وہ مسلمان ہو کر مرا بعدہٗ ہم نے اُسے خواب میں دیکھا کہ وہ مغرب کی جانب سے کمر بستہ آ رہا ہے۔ میں نے

پوچھا۔اے دین محمد کہاں سے آرہے ہو۔ کہنے لگا ہم رسولِ خدا کی زیارت کر کے آرہے ہیں۔(نافع السالکیں، ص ۹۲)

(۱۳) جو کچھ میسر ہو اُس پر قناعت کرو:

خواجہ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔سالک را باید کہ در بندِ خوردن و پوشیدن نباشد بلکہ بداں چہ حق تعالیٰ وے را دہد قانع باشد۔

(ترجمہ) سالک کو چاہیے کہ وہ کھانے پینے اور پہننے کی قید میں نہ ہو بلکہ حق تعالیٰ جو کچھ اسے دے اس پر وہ قناعت کرے۔ (نافع السالکیں، ص ۲۱)

(۱۴) سالک کے لئے چار چیزیں لازم ہیں:

خواجہ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔سالک را باید کہ چہار چیز برخود لازم گیرد قلّة الطعام وقلّة الکلام وقلّة المنام وقلّة الصحبۃمع الانام۔

(ترجمہ) سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے اوپر چار کام لازم کرے تھوڑا کھانا تھوڑا بولنا تھوڑا سونا اور لوگوں سے کم میل جول رکھنا (نافع السالکیں ص ۲۶)

(۱۵) مصیبت دور کرنے والے دو کام کرو:

خواجہ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ہر مصیبت و بلا بر مرداں نازل شود دفع آن درود شریف ست و آن این است اللھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارك وسلم و دیگر صدقہ دادن علیٰ قدر الامکان لان الصدقة ترد البلاء۔

(ترجمہ) ہر مصیبت اور بلا جو مردوں پر نازل ہو اُس کو دفع کرنے والی چیز درود شریف

ہے اور وہ درود شریف یہ ہے اللھم صل علی محمدو علی آل محمد و بارک وسلم اور دوسری چیز صدقہ کرنا علی قدر الامکان ہے کیونکہ صدقہ بلا کو ٹالتا ہے۔
(نافع السالکین، ص ۲۷)

(۱۶) دنیا کی فکر نہ کرو بلکہ دین کی فکر کرو:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سالک را باید کہ غمِ دین خورد کہ مقصودِ دارین است

غمِ دُنیا مخور کہ بیہودہ ست ہیچ کس در جہاں نیآ سودہ ست
غمِ دین خور کہ غم غمِ دین ست ہمہ غمہا فروتر ازیں ست

(ترجمہ) سالک کو چاہیے کہ دین کی فکر رکھے کہ دین دو جہاں میں مقصود ہے۔ دنیا کی فکر نہ کرے کہ یہ بیہودہ ہے کوئی شخص دُنیا میں سکون میں نہیں ہوتا۔ دین کی فکر کر کہ دین کی فکر ہی کار آمد فکر ہے۔ باقی ساری فکریں اس سے کم تر ہیں۔ (نافع السالکین، ص ۲۷)

(۱۷) صرف اہل سنت و جماعت ہی حق پر ہیں:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ فرق وطرق باطلہ کہ غیر اہل سنت و جماعت است تمامی عالمان اختراع نمودہ اندازیں جہت فساد العالم فساد العالم کہ نہ در جنت تنہا میروند ونہ در دوزخ بلکہ بہر طرف باجماعت کثیرہ روانہ می شوند۔

(ترجمہ) باطل فرقے اور طریقے کہ وہ اہل سنت و جماعت کو چھوڑ کر ہیں بدعتی مولویوں کی پیداوار ہیں۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ مولوی کا فساد ایک جہان کا فساد ہے۔ کیونکہ یہ مولوی تنہا جنت یا دوزخ کی طرف نہیں جائیں گے بلکہ دونوں جانب اپنے ساتھ دوسروں کو لے کر جائیں گے۔ (نافع السالکین، ص ۱۸)

(۱۸) زندگانی دنیا کے لیے پانچ چیزیں ضروری ہیں:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سالک را از چند چیز در دنیا چارہ نیست و آن راصوفیہ کرام از دُنیا نمی شمارند بلکہ از امورِ دینیہ انگارند چنانچہ قوت ضروری برائے عبادت و جامۂ ضروری برائے سترِ عورت و آبِ ضروری بجہت بقاءِ حیات و مسکنِ ضروری برائے عبادت و علمِ ضروری برائے عمل۔

(ترجمہ) سالک کے لیے دُنیا میں چند چیزوں سے چارہ نہیں صوفیاء اُنہیں دنیا سے نہیں گنتے بلکہ انہیں دینی امور میں شمار کرتے ہیں۔ عبادت کے لیے ضرورت کے مطابق کھانا' بے پردگی ڈھانپنے کے لیے حسبِ ضرورت کپڑا' زندگی کی بقاء کے لیے حسبِ ضرورت پانی' عبادت کے لیے حسبِ ضرورت ٹھکانہ اور عمل کے لیے حسبِ ضرورت علم۔

(نافع السالکین، ص ۳۱)

(۱۹) توکل علی اللہ رزقِ حلال ملنے کا سبب ہے:

قبلۂ عالم خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حق تعالیٰ بر درویش متوکل چیز حرام رانفرستد در قرآن مجید ست **ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لایحتسب قدجعل اللّٰہ لکل شیٍ قدراً۔**

(ترجمہ) حق سبحانہ وتعالیٰ متوکل درویش کے لیے حرام چیز نہیں بھیجتا۔ قرآن مجید میں ہے۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اللہ اُس کے لیے نکلنے کی راہ پیدا کردیتا ہے اور اُسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اُسے روزی ملنے کا گمان بھی نہیں ہوتا اور اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کیا ہے۔ (نافع السالکین، ص ۴۷)

(۲۰) بد بخت کون ہوتا ہے اور نیک بخت کون؟

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بد بخت آن آدمی ست کہ خُود را از ہمہ نیک بخت داند و بہتر آن ست کہ خود را از ہمہ بد و گناہگار شمارد و نیز می فرمودند کہ ہر کہ خود را از ہمہ کس کم داند او محبوب و مقبول حق تعالیٰ باشد۔

(ترجمہ) بد بخت وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو سب سے اچھا سمجھے اور بہتر وہ ہے جو اپنے آپ کو سب سے زیادہ بُرا اور گناہگار سمجھے اور آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے آپ کو کم سمجھے وہ حق تعالیٰ کا محبوب و مقبول ہوتا ہے۔ (نافع السالکین، ص ۹۷)

(۲۱) قرض محبت کی قینچی ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سالک را باید کہ آنچہ اُو را از فتوح برسد اگر تواند بدہد و الاّ برخود صرف کند و بر آن چہ اگر چہ اندک باشد قناعت کند و از کس قرض نستاند از آنکہ قرض محبت را ہم چوں مقراض منقطع سازد و این بیت فرمود!

مدہ شاں قرض و مستاں نیم حبّہ فان القرض مقراض المحبہ.

(ترجمہ) سالک کو چاہیے کہ جو مال اُسے ملے اگر وہ کسی کو دے سکتا ہے تو دے ورنہ اپنے اوپر خرچ کرے اور جو کچھ ملے اگر چہ تھوڑا ہو اُسی پر قناعت کرے اور کسی سے قرض نہ لے کیونکہ قرض محبت کو اس طرح کاٹ دیتا ہے جس طرح قینچی کاٹتی ہے اور پھر یہ شعر پڑھا۔ کسی کو قرض نہ دے اور نہ کسی سے آدھا حبہ قرض لے کیونکہ قرض محبت کو اس طرح کاٹ دیتا ہے جس طرح قینچی کاٹتی ہے۔ (نافع السالکین، ص ۲۹)

(۲۲) بدمذہب کی صحبت سے بچنا چاہیے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ سالک را باید کہ از صحبت بدمذہباں خود را دُور دارد اگرچہ از صحبتِ ایشاں نعیم دنیاوی موجود شوند ہرگز اختیار نکند بلکہ بہ گرسنگی و برہنگی گذاردن بہتر ست از نعیم بدکیشاں۔

(ترجمہ) سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو بدمذہب لوگوں کی صحبت سے دُور رکھے اگرچہ اُن کی صحبت سے دُنیا کی نعمتیں ملتی ہوں۔ بلکہ بھوکے ننگے حال میں وقت گزارنا بدمذہبوں کی نعمت سے بہتر ہے۔

(نافع السالکین، ص ۱۴)

(۲۳) صُحبتِ اولیاء میں تاثیر ہوتی ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ در صُحبتِ اولیاء بسیار تاثیر ست چنانچہ آہن کہ بپارس رسد فی الحال بصورت طلاء شود۔ (ترجمہ) اولیاء کی صحبت میں بہت تاثیر ہوتی ہے۔ چنانچہ لوہا جب پارس تک پہنچتا ہے تو وہ سونے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

(نافع السالکین، ص ۱۵۵)

(۲۴) ولایت اور علمِ دین وہبی چیزیں ہیں:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر ولایت بدستِ اولیاء بُودے ہمہ اولادِ خود را ولی کردندے و اگر علم بدستِ خود بُودے علماء اولادِ خود را علماء نمودندے ولیکن این امر موقوف بر نصیب خود ست۔

(ترجمہ) اگر ولایت اولیاء کے ہاتھ میں ہوتی تو وہ اپنی ساری اولاد کو ولی بنا دیتے اور اگر علم علماء کے ہاتھ میں ہوتا تو وہ اپنی اولاد کو علماء کر دیتے لیکن یہ دونوں چیزیں اپنے اپنے نصیب پر موقوف ہوتی ہیں۔ (نافع السالکین، ص ۱۵۱)

(۲۵) عیب پوشی ولایت کا حصہ ہے:
خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حق سبحانہٗ دوستانِ خود را صفتِ ستاری عطا فرمودہ است از ہر کسیکہ عیب بیفتد بپوشند و ظاہر نمی کنند چنانچہ حدیث نبوی است
طوبی لمن شغل عیبه عن عیوب الناس۔
(ترجمہ) حق سبحانہ اپنے دوستوں کو ستاری کی صفت عطا کرتا ہے۔ جس بھی شخص سے کوئی عیب دیکھیں وہ اسے ظاہر نہیں کرتے چنانچہ حدیثِ نبوی ہے کہ خوبی ہو اُس شخص کے لیے جو اپنے عیبوں میں مشغول ہونے کی وجہ سے لوگوں کے عیبوں کو نہ دیکھے۔
(نافع السالکین، ص ۱۵۲)

(۲۶) حق تعالیٰ دینے والے کو دیتا ہے:
خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کسے در راہ حق تعالیٰ خرچ کند حق تعالیٰ نیز اُورا چیزے عطا کند چنانچہ آدمی کسے را مہمانی کند مہمان در دل خیال کند کہ من اُورا نیز مہمانی خواہم نمود و حق سبحانہٗ کہ اکرم الاکرمین ست بر بندۂ خیرات کنندہ عطا کند۔
(ترجمہ) جو شخص اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اُسے کوئی چیز عطا کر دیتا ہے۔ حقیقت ہے کہ کوئی آدمی مہمان کی خدمت کرتا ہے تو مہمان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ میں بھی اس کی مہمانی کروں گا۔ حق سبحانہ تو اکرم الاکرمین ہے وہ سخی بندے کو اپنی نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ (نافع السالکین، ص ۱۴۶)

(۲۷) اکٹھے کھانے میں برکت ہوتی ہے:
خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سالک را باید کہ چوں طعام

موجود شود تنہا نخورد با رفیق باید خورد کہ برکت کثیر درو تنہائے بسیار موجود گردد نہ در تنہا خوردن۔

(ترجمہ) سالک کو چاہیے کہ جب کھانا موجود ہوئے سے تنہا نہ کھائے۔ اپنے دوست کے ساتھ کھائے کہ بہت سے ہاتھ کھانے میں ہوں تو بہت سی برکتیں نازل ہوتی ہیں اور یہ بات تنہا کھانے میں نہیں ہے۔ (نافع السالکین، ص ۱۴۶)

(۲۸) دُنیا کا مال زیادہ ہو تو غم زیادہ ہوتا ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ چوں دُنیا زیادہ گردد آدمی غمناک وخوار شود

فراواں خزانہ فراواں غم ست — کم اندوہ آنرا کہ دُنیا کم ست

(ترجمہ) جب دُنیا کا مال زیادہ ہو جاتا ہے تو آدمی غمناک اور ذلیل ہوتا ہے۔ زیادہ مال غم کی زیادتی کا باعث ہے اور دُنیا کی کمی غم کی کمی کا سبب۔ (نافع السالکین، ص ۱۴۴)

(۲۹) مشکل میں بزرگوں کا توسُّل چاہیے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر کسے را مشکل پیش آید بگوید خداوندا بحرمت نیک مرداں و نیک زناں مشکل مرا آسان کن حق تعالیٰ مشکل آساں گرداند۔

(ترجمہ) اگر کسی شخص کو مشکل درپیش ہو تو وہ اِن لفظوں میں دعا مانگے۔ ''خداوندا نیک مردوں اور نیک عورتوں کی حرمت کا صدقہ میری مشکل آسان کر'' تو اللہ تعالیٰ مشکل آسان کردے گا۔ (نافع السالکین، ص ۱۴۴)

(۳۰) مومنوں کے لیے کلمہ پڑھنے میں آسانی ہوتی ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کلمہ شریف گفتن بسیار آسان ست لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بر مومناں و ہرگز کافران کلمہ نگویند۔ بعضے از کافران را بعد از اسلام آوردن

پر سیدم کہ شمارا کلمہ شریف پیش از اسلام بچہ طور بنظر می آمد بیان نمودند مثل کوہ می نمود

(ترجمہ) کلمہ شریف پڑھنا مومنوں پر بہت آسان ہوتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور کافر یہ کلمہ ہرگز نہیں پڑھتے۔ میں نے بعض نومسلم لوگوں سے پوچھا کہ اسلام لانے سے پہلے کلمہ پڑھنا تمہارے لیے کتنا بھاری تھا تو انہوں نے کہا۔ پہاڑ جتنا بھاری تھا۔ (نافع السالکین، ص ۱۴۵)

(۳۱) دُنیاداروں پر نماز روزہ کی ادائیگی بوجھل ہوتی ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ نماز روزہ از ما بفضلِ حق سبحانہٗ ادامی شود و دُنیاداراں نماز ترک سازند و روزۂ ماہ مبارک رمضان نیز ادا نسازند و ازین سعادت محروم مانند چوں برایشان نفس و شیطان غالب و حاکم اندمی گویند کہ مارا بروزہ داشتن خشکی می شود ازیں سعادت باغوائے نفس و شیطان محروم مانند اعاذنا اللہ و جمیع المسلمین من شرور النفس و الشیاطین.

(ترجمہ) ہمارا نماز روزہ ادا کرنا حق سبحانہ کے فضل سے ہے اور دُنیادار لوگ نماز ترک کرتے ہیں اور رمضان مبارک کے روزوں کو بھی ادا نہیں کرتے اور وہ اِن سعادتوں سے محروم ہوجاتے ہیں۔ جب اُن پر نفس و شیطان غالب اور حاکم ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے ہمیں خشکی ہوجاتی ہے۔ یہ لوگ نفس اور شیطان کے بہکانے کی وجہ سے اِن سعادت مندیوں سے محروم ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو نفس اور شیطان کے شر سے بچائے۔ (نافع السالکین، ص ۱۴۵)

(۳۲) نیک عمل کی نیک جزا ملے گی:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہر کس بموجب عمل خود جزا خواہد یافت اگر نیک عمل کند جزائے خیر یابد فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ

شرا یرہ.

(ترجمہ) ہر شخص اپنے عمل کے بموجب جزا پائے گا۔ اگر نیک عمل کرے گا تو نیک جزا پائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص ذرّہ برابر نیکی کرے وہ اُسے دیکھے گا اور جو ذرّہ برابر بُرائی کرے وہ اُسے دیکھے گا۔ (نافع السالکین، ص ۱۴۵)

(۳۳) نیک عورتیں جمع ہو کر دعا کریں تو وہ قبول ہوتی ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ زنانِ نیک قلیل باشند۔ سالے بندشِ باراں شُد مردم الحاح وزاری تمام نمودند۔ حضرت قبلۂ من فرمودند۔ زنانِ نیک ونماز خواں بعد از نماز فجر یا عصر یکجا جمع شدہ دعا بخوانند۔ حق سبحانہ دعائے ایشاں قبول خواہد فرمود ہا۔ ہمچناں کردند۔ بارانِ رحمت نازل شُد۔

(ترجمہ) نیک عورتیں کم ہوتی ہیں۔ ایک سال بارشیں رک گئیں اور مردوں نے بہت گریہ وزاری سے دعائیں مانگیں۔ حضرت قبلۂ من نے فرمایا۔ نیک اور قرآن خوان عورتیں فجر کی نماز یا عصر کی نماز کے بعد ایک جگہ جمع ہو کر دعا مانگیں حق سبحانہٗ اُن کی دعا قبول فرمائے گا۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو رحمت کی بارش نازل ہُوئی۔"

(نافع السالکیں، ص ۱۴۴)

(۳۴) بدمذہبوں کی لکھی ہُوئی کتابیں پڑھنا ممنوع ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کتاب ہا کہ بدمذہباں تصنیف کردہ اند چنانچہ معتزلیاں وخارجیاں ووہابیاں ورافضیاں ودیگر فرقہ ہائے باطلہ مطالعہ نباید کرد کہ ممنوع است چنانچہ در فوائد آمدہ کہ مخدوم بہاء الدین پسرِ خود را منع فرمود از شروع نمودن کتاب کہ مصنفِ اُو مذہب معتزلی داشت۔

(ترجمہ) کتابیں جو بدمذہب لوگوں نے لکھی ہیں مثلاً معتزلی، خارجی، وہابی، رافضی

وغیرھم فرقہ ہائے باطلہ کی لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ بات ممنوع ہے جیسا کہ فوائد میں مذکور ہے کہ مخدوم بہاء الدین نے اپنے بیٹے کو منع کردیا تھا اُس کتاب کی پڑھائی شروع کرنے سے جس کا مصنف معتزلی مذہب رکھتا تھا۔
(نافع السالکین، ص۱۴۲)

(۳۵) اپنے گھر میں روزی ملے تو خدا کا شکر ادا کرو:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ چون سالک را حق سبحانہ روزی ء شب و روز بغیر سوال و احتیاج مردم نصیب کند شکرِ اُو بجا آرد کہ اُو را بدروازۂ غیر خود محتاج نکردہ
(ترجمہ) حق سبحانہ جب سالک کو شب و روز کی روزی بغیر سوال کے اور لوگوں کی محتاجی کے نصیب کرے تو اُسے اِس بات کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اُس نے اپنے غیر کے دروازہ کا اُسے محتاج نہیں بنایا۔ (نافع السالکین، ص۱۴۲)

(۳۶) تندرستی سب سے بڑی نعمتِ خداوندی ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ صحتِ بدن از ہمہ نعمتِ دُنیاوی فاضل تر ست کہ کارِ دین و دُنیا بر صحتِ بدن موقوف ست و نیز این بیت خواندند۔

چہ نالد کسے از تنگ دستی | کہ گنجِ بے کراں ست تندرستی

(ترجمہ) بدن کی صحت تمام دنیاوی نعمتوں سے افضل ہے کیونکہ دُنیا و دین کے تمام کام جسم کی صحت پر موقوف ہیں۔ اور آپ نے یہ شعر بھی پڑھا۔ کوئی شخص تنگ دستی کی وجہ سے کیوں روتا ہے۔ حالانکہ تندرستی بے بہا خزانہ ہے۔ (نافع السالکین، ص۱۴۳)

(۳۷) روزی کی دوڑ دھوپ میں زیادہ سعی نہ کرو:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ برائے روزی بسیار سعی و کسب نباید نمود کہ آن

قدرے روزی کہ حق سبحانہٗ مقدر کردہ است بغیر کسب وسعی می رساند وغم واضطراب نباید خورد زیرا کہ اُورزّاقِ مطلق ست۔ روزہ دہندہ ٔ ہمہ مخلوق اُوست چنانچہ در قرآن شریف می فرماید وما من دآبۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا۔

(ترجمہ) روزی حاصل کرنے کے لیے زیادہ کوشش اور کسب دکھانا نہیں چاہیے کیونکہ جتنی روزی حق سبحانہٗ نے مقدر کردی ہے وہ بغیر کسب وسعی کے پہنچا دے گا۔ اور روزی کے لیے غم بھی نہیں کھانا چاہیے کیونکہ وہ رزاقِ مطلق ہے۔ ساری مخلوق کو روزی دینے والا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں وہ فرماتا ہے زمین میں کوئی جاندار نہیں مگر اُس کی روزی اللہ کے ذمہ کرم پر لازم ہے۔ (نافع السالکین، ص ۱۴۱)

(۳۸) ناجائز کاموں سے دُور رہنا چاہیے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ از امرِ غیر مشروع دُور باشد و مثالے زدند کہ فقیر مثل چادر ست چنانچہ در چادر سفید داغ زشت ست ہم چنیں از فقیر اگر عیاذ اًباللہ امرِ بد واقع ست زشت تر باشد۔

(ترجمہ) ناجائز کام سے دُور رہنا چاہیے اور آپ نے یہ ایک مثال ذکر فرمائی کہ فقیر چادر کی مثل ہوتا ہے۔ جس طرح سفید چادر میں داغ بُرا ہوتا ہے اِسی طرح اگر عیاذ اًباللہ فقیر سے بُرائی صادر ہو تو وہ زیادہ بُری ہوتی ہے۔ (نافع السالکین، ص ۱۳۶)

(۳۹) بارگاہِ ایزدی میں مقبولیت کی دلیل نیک اعمال ہوتے ہیں:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ چون کسے راحق سبحانہٗ محبوب درگاہِ خود ساز داز وہمہ امور نیک صادر شوند و غیر مشروع از وہرگز صادر نشود و نفس وشیطان بر وہرگز غالب نشود قولہ تعالیٰ من یھدہ اللہ فلا مضل لہٗ ومن یضللہ فلا ھادی لہٗ

(ترجمہ) حق سبحانہ جب کسی کو اپنا محبوب بناتا ہے تو اُس سے نیک اعمال صادر ہوتے ہیں اور ناجائز کام ہرگز صادر نہیں ہوتا اور نہ ہی اُس پر نفس وشیطان کا غلبہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ جسے اللہ ہدایت دے اُسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اُسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔ (نافع السالکین، ص ۱۳۶)

(۴۰) حُسنِ اخلاق ولایت کے لیے اوّلین شرط ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہر کہ را خُلقِ نیک حاصل ست مر اُورا مرتبۂ ولایت حاصل ست۔ وبغیر خُلقِ نیک ہیچ سود نیست چنانچہ در وصفِ رسول اللہ ﷺ وارد ست قولہ تعالیٰ، انک لعلیٰ خلق عظیم ای علیٰ دین عظیم والدین مجموع الاعمال الصالحۃ والاخلاق الحسنۃ۔

(ترجمہ) جس شخص کے لیے اچھی عادتیں حاصل ہیں اُس کے لیے ولایت کا مرتبہ حاصل ہے۔ اور اچھی عادتوں کے بغیر کوئی فائدہ نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد وارد ہُوا۔ بلاشبہ آپ البتہ خُلقِ عظیم پر ہیں یعنی دینِ عظیم پر ہیں اور دین نام ہے نیک اعمال اور اچھی عادات کا۔ (نافع السالکین، ص ۱۳۴)

(۴۱) دل کی آبادی سب آبادیوں سے بہتر ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ از ہمہ عمارتِ دل از یادگیری حق سبحانہ بہتر ست دیگر ہمہ عمارات زوال پذیرندہ ست مگر عمارتِ دل ہمیشہ باقی ست

؎ پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی که یک دم با خدا بودن بہ از تختِ سلیمانی۔

(ترجمہ) تمام باتوں سے بہتر اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ اپنے دل کی آبادی ہے۔ دوسری عمارتیں زوال پذیر ہیں مگر دل کی آبادی باقی ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے کہ تیس سال

گزرنے کے بعد یہ بات خاقانی کے لیے محقق ہوئی کہ ایک لمحہ یادِ خداوندی کے ساتھ گزارنا تختِ سلیمانی سے بہتر ہے۔ (نافع السالکین، ص ۱۳۲)

(۴۲) والدین کی رضامندی شرطِ مقبولیت ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ خدمت و فرمانبرداریِ والدین از دل و جان باید کرد کہ در حدیث آمدہ والدین مثل کعبۃ اللہ اند و نیز فرمودند کہ اگر کسے را والدین رد کنند ہرگز۔ مقبول نشود و اگر حق تعالیٰ رد کند باز مقبول شود۔

(ترجمہ) والدین کی خدمت اور فرمانبرداری دل و جان سے کرنی چاہیے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ والدین کعبۃ اللہ کی مثل ہیں۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کسی شخص کو والدین رد کر دیں تو وہ ہرگز مقبول نہیں ہوگا اور اگر حق تعالیٰ کسی کو رد کر دے تو وہ پھر مقبول ہو جائے گا۔ (نافع السالکین، ص ۱۳۳)

(۴۳) بعد وفات بھی مرشد کا روحانی فیض ملتا رہتا ہے:

"خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ما را صحبتِ ظاہری حضرت قبلۂ عالم شش سال کم بُود و لیکن از روحِ مبارک ایشاں فیض روز بروز بر ما از حدّ زیادہ ست و رُوئے نیاز ہر دم بر آستانۂ مبارکِ ایشاں بمالیم و ہر یک از ایشاں در ہر کار دینی و دنیاوی امدادی طلبیم ۔

چونکہ ذاتِ پیر را کردے قبول ہم خُدا در ذاتش آمد ہم رسول

گر جدا بینی زحق تُو خواجہ را گم کنی ہم متن و ہم دیباچہ را

دو مبیں و دو مداں و دو مخواں خواجہ را در خواجہ خود محو داں

(ترجمہ) حضرت قبلۂ عالم (مہاروی) کی ظاہری زندگی کی جو صحبت ہمیں ملی ہے وہ چھ سال سے بھی کم ہے لیکن اُن کی مبارک رُوح کا روحانی فیض ہم پر روز بروز حد سے زیادہ ہو رہا ہے۔ (عالمِ تصوّر میں) ہم ہر دم اُن کے مبارک آستانے پر اپنا چہرہ رگڑتے ہیں

اور ہر دینی و دنیاوی کام میں اُن سے مدد طلب کرتے ہیں۔ کسی شاعر کا کہنا ہے کہ جب تُم نے پیر کو صحیح معنوں میں قبول کرلیا ہے تو (پھر جانیئے) کہ تُمہارے پیر کی ذات میں خدا کی ذات اور رسول اللہ ﷺ کی ذات آگئی ہیں۔ اگر تُو اپنے پیر کی ذات کو حق سے جدا جانے تو پھر تُو نے اصل متن کو بھی اور دیباچہ کو بھی گم کر دیا۔ اپنے پیر کو فانی فی اللہ سمجھ اور دو ذاتیں نہ دیکھ اور نہ سمجھ اور نہ پکار۔ (نافع السالکین، ص ۱۲۴)

(۴۴) اپنے پیر پر پُورا عقیدہ رکھنا چاہیے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مرید را اعتقاد بپیر باید کرد تا مقصودِ دینی و دنیاوی حاصل شود و در ہر مشکل از پیرِ خود امداد طلب کند تا مشکلِ اُو حل کند۔

(ترجمہ) مرید کو اپنے پیر پر پورا عقیدہ ہونا چاہیے تا کہ دینی اور دنیاوی مقصود حاصل ہوں اور ہر مشکل میں اپنے پیر سے مدد طلب کرے تا کہ وہ اُس کی مشکل حل کرے۔

(نافع السالکین، ص ۱۲۳)

(۴۵) قناعت اولیاء اللہ کا خاصہ ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ قناعت خاصۂ اولیائے خُدا است دیگر مخلوقات ہمہ در حرص باشند و این فرمود

چشمِ تنگِ دُنیادار را یا قناعت پُر کند یا خاکِ گور

القناعة الاكتفاء بالموجود.

(ترجمہ) قناعت اولیاء اللہ کا خاصہ ہے اور باقی ساری مخلوق حرص میں ہوتی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ دنیادار کی تنگ نظر کو یا تو قناعت پُر کرتی ہے یا قبر کی مٹی۔ اور موجود چیز پر اکتفاء کرنے کا نام قناعت ہے (نافع السالکین، ص ۱۲۰)

(۴۶) تین قسم کے مال سے بچنا چاہیے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ از مالِ لاولد واز مالِ مُردہ از طعامِ بخیل پرہیز باید کرد کہ مال واسبابِ این ہر سہ نحوست ست دُور باید بُود وحدیث شریف فرمودند طعام البخیل سقم وداء و طعام السخی شفاء لاوالد کے مال اور مردے کے مال اور بخیل کے کھانے سے پرہیز کرنی چاہیے کیونکہ اِن کا مال واسباب نحوست ہے۔ دُور رہنا چاہیے۔ پھر آپ نے یہ حدیث شریف پڑھی کہ بخیل کا کھانا بیماری اور سخی کا کھانا شفا ہے۔ (نافع السالکین، ص ۱۱۹)

(۴۷) جیسا خیال ہو ویسا حال ہوتا ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ در کتاب نوشتہ دیدیم کہ کسے کہ اعتماد کُند کہ مارا بغیر دُزدی روزی نرسد اُو را بغیر دُزدی روزی نرسد واگر اعتماد کند کہ مرا حق تعالیٰ روزیء حلال دہد حق تعالیٰ اُو را روزیء حلال دہد واین حدیث قدسی خواندند انا عند ظن عبدی بی.

(ترجمہ) ہم نے ایک کتاب میں یہ بات لکھی ہُوئی دیکھی کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ مجھے چوری کے بغیر روزی نہیں ملے گی اُسے چوری کے بغیر روزی نہیں ملتی اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ حق تعالیٰ مجھے حلال روزی دے گا حق تعالیٰ اُسے حلال روزی دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ حدیث قدسی پڑھی۔ میں اپنے بندے کے اُس خیال کے پاس ہوتا ہُوں جو وہ میرے بارہ میں رکھتا ہے۔ (نافع السالکین، ص ۱۱۹)

(۴۸) ولایت کے لیے اتباعِ سنت شرط ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ در حدیث قدسی آمدہ است کہ لاتحرک ذرّۃ

الاباذن اللہ۔این مقامِ حیرت ست کہ درین مقام سکوت باید کرد وقدم بر شریعت ومتابعتِ رسولِ خدا ﷺ استوار باید کرد کہ بغیر متابعتِ رسولِ خدا ﷺ ہیچ کس را مرتبہء ولایت حاصل نشود ۔ گم آن ست کہ دنبالِ دائی نرفت۔

(ترجمہ) حدیث قدسی میں آیا ہے کہ کوئی ذرہ حرکت نہیں کرتا مگر اللہ کے حکم سے۔یہ حیرت کا مقام ہے کہ اس مقام میں سکوت کرنا چاہیے اور قدم شریعت و رسول خدا ﷺ کی متابعت پر درست کرنا چاہیے کیونکہ رسول خدا ﷺ کی متابعت کے بغیر کسی شخص کو ولایت کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا۔گم وہی ہوتا ہے جو دائی کے پیچھے نہ جائے۔

(نافع السالکین، ص ۱۲۰)

(۴۹) اللہ تعالیٰ کی نوکری میں دُنیا وآخرت کے فائدے ہیں:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔در نوکری ءحق تعالیٰ ہزاراں فائدہ ءدینی و دنیاوی ہستند نوکری ءحق تعالیٰ عبادت است۔از بجا آوردن اوامرِ اُو واز دور بودن از مناہیِ اُو۔دائم بودن در عبادت۔چوں حق تعالیٰ از بندہ عبادت قبول کند اولادِ اُو تا روزِ قیامت در خوشی وعیش باشند بہر حال کہ باشند خواہ نیک خواہ دیگر حال۔حق سبحانہ اولادِ ولی را ضائع نکند چنانچہ در قرآن مجید فرمود وکان ابوھما صالحاً۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی نوکری میں ہزارہا دینی اور دنیاوی فائدے ہیں۔حق تعالیٰ کی نوکری عبادت ہے اور اُس کے حکموں کی تعمیل اور اُس کے نواہی سے اجتناب ہی کا نام عبادت ہے۔اور عبادت میں ہمیشگی چاہیے۔جب حق تعالیٰ بندے کی عبادت قبول کرتا ہے تو اُس کی اولاد قیامت تک خوش وخرم ہوتی ہے۔جس بھی حال میں ہو خواہ نیک ہو یا دوسرے حال میں۔حق سبحانہ ولی کی اولاد کو ضائع نہیں کرتا۔چنانچہ اُس نے قرآن مجید میں فرمایا۔اُن دو بچوں کا باپ نیک تھا۔ (نافع السالکین، ص ۱۱۴)

(۵۱) طریقت شریعت پر استقامت کا نام ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مقصودِ دارین در استقامتِ شریعت ست ہر کہ استقامت بر شریعت کرد اُورا رتبہء طریقت ہم حاصل شود۔ در حدیث شریف وارد ست

الشريعة اقوالي والطريقة افعالي والحقيقة احوالي.

(ترجمہ) دُنیا و آخرت کا مقصود شریعت پر استقامت میں ہے۔ جو شخص شریعت پر استقامت اختیار کرے اُسے طریقت کا رتبہ بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ شریعت میرے اقوال ہیں اور طریقت میرے افعال ہیں اور حقیقت میرے احوال ہیں۔ (نافع السالکین، ص ۱۱۵)

(۵۲) درود شریف کی کثرت کرنا بینائی بڑھنے کا سبب ہوتا ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ درود شریف را بسیار بخواں کہ ببرکت درود شریف حق تعالیٰ ترا بینائی دہد۔ مناسب این حکایت فرمودند کہ قبول نام یکے از آشنایانِ این فقیر بُو دروشنی از چشمان اُو کم شد۔ میاں قبول درود شریف را خواندن شروع کرد نو لکھ درود تمام کرد حق تعالیٰ چشمان اُورا بینائی داد۔

(ترجمہ) درود شریف کو زیادہ پڑھو کہ اُس کی برکت سے حق تعالیٰ تجھے بینائی دے گا۔ میرے آشناؤں میں ایک قبول نامی شخص تھا۔ اس کی آنکھوں میں بینائی گھٹی تو میاں قبول نے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ جب وہ نو لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھ چکا تو حق تعالیٰ نے اُس کی آنکھوں کو بینائی عطا فرمادی۔ (نافع السالکین، ص ۱۱۳)

(۵۳) کلمہ طیبہ کا ذکر بالجہر سب سے افضل ذکر ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ذکر جہر کلمہ لا الہ الا اللہ از ہمہ اوراد و وظائف

بہتر ست۔ چنانچہ در حدیث شریف وارد ست افضل الذکر لا الہ الا اللہ.

(ترجمہ) کلمہ لا الہ الا اللہ کا جہری ذکر سب اوراد و وظائف سے بہتر ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔ (نافع السالکین، ص ۱۱۵)

•

(۵۴) نفسِ امارہ اور شیطان کے غلبہ سے گناہ صادر ہوتا ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ چون نفس و شیطان بر آدمی غلبہ کنند خوف حق تعالیٰ و رسول از دلِ آدمی می رود و بر ارتکابِ گناہ مستعد شود۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا.

(ترجمہ) جب نفس و شیطان آدمی پر غالب ہوتے ہیں تو اس کے دل سے خدا اور رسول کا خوف نکل جاتا ہے اور وہ گناہ کرنے پر تُل جاتا ہے۔ ہم اللہ کے پاس اپنے نفوس کے شر سے اور اپنے بُرے اعمال کے شر سے پناہ چاہتے ہیں۔

(نافع السالکین، ص ۱۱۴)

(۵۵) دُنیا اختیار کرنے میں کوئی بہتری نہیں ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر دُنیا بہتر بودے اُو را انبیاء و اولیاء قبول می کردندے و حال آنکہ ہیچ ولی و نبی اُو را قبول نکردہ بلکہ طلاق دادہ اند

مقبل آن مردے کہ شُد زیں جفت طاق　　پشت بروے کرد و داش سہ طلاق

(ترجمہ) اگر دنیا بہتر ہوتی تو اُسے انبیاء و اولیاء قبول کرتے حالانکہ کسی بھی نبی اور ولی نے اسے قبول نہیں کیا بلکہ اُسے طلاق دی ہے۔ شیخ عطار فرماتے ہیں۔ مردوہ ہوتا ہے جو دُنیا کی طرف پُشت کر کے اُسے تین طلاقیں دے کر اس سے یک سُوئی اختیار کر لیتا ہے۔

(نافع السالکین، ص ۱۱۱)

(۵۶) اپنے پیر کی اولاد کی تعظیم کرو:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ چون کسے از اولادِ بزرگاں برائے ملاقات بیاید لازم ست کہ اُورا تعظیم بسیار باید کرد وپیش اُوایستادہ شود وتواضع وتعظیم نماید زیرا کہ اباء واجداد اُوازقبرِ خودتا کمر بیرون آمدہ بینند اگر کسے ایشاں راتواضع کند خوشدل شوند۔

(ترجمہ) جب بزرگوں کی اولاد میں سے کوئی شخص ملاقات کے لیے آئے تو لازم ہے کہ اُس کی بہت زیادہ تعظیم کرے اور اُس کے سامنے کھڑا رہے اور اُس کی تواضع وتعظیم کرے کیونکہ اُس کے اباء واجداد اپنی قبروں سے کمر تک باہر نکل کر دیکھتے ہیں اور اگر کوئی اُس کی تواضع کرے تو خوش ہوتے ہیں۔ (نافع السالکین، ص ۱۰۹)

(۵۷) اولیاء اللہ فیضانِ الٰہی ملنے کا واسطہ ہوتے ہیں:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اولیاء عینِ ذاتِ حق اند وہدایت در دامنِ ایشان وابستہ است وتوجہ ایشان توجہ عینِ ذاتِ حق ست۔ آنانکہ بنظرِ خود خاک را کیمیا کنند۔ سگ را ولی کنند مگس را ہما کنند۔ (ترجمہ) اولیاء ذاتِ حق کا عین ہیں اور ہدایت اُن کے دامن سے وابستہ ہے اور اُن کی توجُہ عین ذاتِ حق کی توجہ ہے۔ اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں کہ اپنی نظرِ عنایت سے مٹی کو کیمیا بناتے' کتے کو ولی کر دیتے اور مکھی کو ہما بنا دیتے ہیں (نافع السالکین، ص ۱۰۶)

(۵۸) ہمیشہ کار آمد کاموں میں مصروف رہنا چاہیے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ در فوائد شریف آوردہ است کہ حسن علی سنجری فرمود کہ بندہ را محبوب الٰہی پیش خود طلبید وفرمود کہ پیوستہ بطاعت وعبادت مشغول باش وبا اوراد وادعیہ بمطالعہء کتب مشغول باشی بیکار نباشی۔ (ترجمہ) کتاب فوائد شریف میں لکھا ہے کہ خواجہ محبوب الٰہی نے حسن علی سنجری کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا ہمیشہ طاعت

وعبادت کے کاموں میں مشغول رہو۔ اورادووظائف کے ساتھ ساتھ دینی کتب کے مطالعہ میں مصروف رہو۔ بیکار نہ رہو۔ (نافع السالکین، ص ۱۰۷)

(۵۹) علمِ دین کا حصول تین باتوں کے لیے ہونا چاہیے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مقصود از علم عمل وہدایت ومحبت باری تعالٰی حاصل کردن ست۔

(ترجمہ) علمِ دین سے مقصود عمل، ہدایت اور محبتِ باری تعالٰی حاصل کرنا ہے (نافع السالکین، ص ۱۰۷)

(۶۰) خُودکشی نفسِ امّارہ کے اکسانے پر واقع ہوتی ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حیاتِ خودرا ہر کس دوست می دارد ولیکن چوں نفس غالب شود بفریبِ اُو خودرا بکشد۔ بسیار زنان در چاہ ویا در گلوئے خود رسن انداختہ بمیرند۔

(ترجمہ) ہر شخص کو اپنی زندگی پیاری ہوتی ہے۔ لیکن جب نفس غلبہ پاتا ہے تو اُس کے فریب کی وجہ سے آدمی اپنے آپ کو قتل کرتا ہے۔ بہت سی عورتیں ہیں کہ وہ کنوئیں میں چھلانگ لگا کر یا اپنے گلے میں رسی ڈال کر خودکشی کرتے ہُوئے مرتی ہیں۔

(نافع السالکین، ص ۱۰۴)

(۶۱) مصیبت پر صبر نہ کرنے کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہر کہ صبر نکند اُورا مصیبت بر مصیبت برسد وہر کہ صبر کند از مصیبت نجات یابد وحق تعالٰی اُورا اجرِ عظیم دہد۔ خود فرماید انّ اللہ مع الصابرین۔

(ترجمہ) جو شخص مصیبت کے وقت صبر نہ کرے اُسے مصیبت پر مصیبت پہنچتی ہے اور جو شخص صبر کرے وہ مصیبت سے نجات پاتا ہے اور حق تعالیٰ اُسے اجرِ عظیم عطا فرماتا ہے۔ وہ خود فرماتا ہے۔ بلاشبہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(نافع السالکین، ص ۱۰۲)

(۶۲) مقلد کا عمل مجتہد کے قول پر ہونا چاہیے نہ کہ حدیث پر:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ روزے پیشِ حضرت قبلہء من مولوی محمد عمر لمغانی کتاب صحیح بخاری بیاورد و خواجہ من فرمود کہ فہم حدیث بغیر مجتہد کے را نیست مارا عمل بر قول مجتہد است نہ بر حدیث۔

(ترجمہ) مولوی محمد عمر لمغانی ایک دن حضرت قبلہء عالم (نور محمد مہاروی) رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بخاری شریف لے کر آئے تو آپ نے فرمایا حدیث کا صحیح سمجھنا مجتہد کے بغیر کسی بھی شخص کے لیے نہیں ہے۔ ہمارا عمل تو مجتہد کے قول پر ہے نہ کہ حدیث پر

(نافع السالکین، ص ۱۰۰)

(۶۳) قرض کی ادائیگی کا وظیفہ:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ روزے شخصے از اجمیر شریف آمد و در خدمت حضرت قبلہء من عرضداشت کرد کہ غریب نواز حاجت من این ست کہ قرض من دوختہ گردد و مرا بیعت کنید۔ حضرت قبلہء من اُورا بیعت کردند و فرمودند کہ بر سہ بار سورہ مزمل بعد از نماز عشاء مداومت کن حق تعالیٰ قرضِ شمارا ادا کند ان شآء اللہ و برو طرف خانہء خود۔

(ترجمہ) ایک دن اجمیر شریف سے ایک شخص آیا اور قبلہء من (خواجہ نور محمد مہاروی) کی خدمت میں عرض کیا۔ غریب نواز میری حاجت یہ ہے کہ میرا قرضہ ختم ہو جائے اور آپ مجھے بیعت کرلیں۔ آپ نے اُسے بیعت کیا اور فرمایا کہ ہر رات بعد نماز عشاء سورہ مزمل

تین بار پابندی سے پڑھو۔ان شآء اللہ حق تعالیٰ تمہارا قرضہ ادا کردے گا۔اور تم اپنے گھر کی طرف چلے جاؤ۔ (نافع السالکین، ص ۱۰۱)

(۶۴) بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر رکھو، اہل و عیال پر نہ رکھو:

خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ شخصے در خدمت حضرت قبلہ من آمدہ وعرضداشت کرد کہ غریب نواز مرا عیال واطفال دشنام می دہند وخدمت نمی کنند بر لفظِ دربار راندند کہ تکیہ حق بکار آید وتکیہ غیر بکار نیاید واگر کسے تکیہ بر عیال واطفال کند کہ مرا خدمت کنند ہیچ فائدہ نمی دہد۔

(ترجمہ) ایک شخص خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔غریب نواز میرے گھر والے اور بچے مجھے گالیاں دیتے ہیں اور میری خدمت نہیں کرتے۔ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کار آمد ہے اور غیر پر تکیہ کرنا کار آمد نہیں اور اگر کوئی شخص اپنے عیال اور اطفال پر بھروسہ کرے کہ وہ میری خدمت کریں گے تو یہ بات کچھ بھی فائدہ نہ دے گی۔ (نافع السالکین، ص ۹۹)

(۶۵) ملکِ نجد میں بد مذہب پیدا ہوتے رہے ہیں:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ملکِ نجد مبدأ فسادوست۔چنانچہ در حدیث واردست النجدقرن من قرون الشیطان ونیز فرمودند کہ مذہب وہابیہ ہم از نجد پیدا شدہ ست وہم فرمودند کہ علمائے خراسان فتویٰ دادہ اند کہ ہر کہ مذہب وہابیہ اختیار کند کافر شود نعوذ باللہ من ذلک از صحبتِ ایشاں دُور بایدبُود

(ترجمہ) نجد کا علاقہ فساد کی پیداوار کی جگہ ہے۔حدیث شریف میں وارد ہُوا ہے کہ نجد شیطان کے سینگوں میں سے ایک سینگ ہے۔پھر یہ بھی فرمایا کہ وہابیہ کا مذہب

نجد سے پیدا ہوا ہے۔اور یہ بھی فرمایا کہ خراسان کے علماء نے یہ فتویٰ صادر کر دیا ہے کہ جو شخص وہابیہ کا مذہب اختیار کرے وہ کفر میں چلا جاتا ہے۔ہم اس بات سے اللہ کے پاس پناہ چاہتے ہیں۔اِن لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہیے۔ (نافع السالکین،ص ۹۹)

(۶۶) عورت ناقصِ عقل و دین ہوتی ہے:

خواجہ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔سہ چیز بر زناں جائز نیست یکے نبوت دوم مشیخت سوم قضاء زیرا کہ ناقص العقل اند و ناقص الدین و این حدیث بر زبان مبارک راندند ھن ناقصات العقل و الدین۔

(ترجمہ) عورتوں کے لیے تین کام جائز نہیں۔نبی ہونا، شیخ طریقت ہونا اور قاضی ہونا کیونکہ عورتیں ناقص عقل اور ناقص دین والی ہوتی ہیں پھر آپ نے یہ حدیث پڑھی عورتیں ناقص عقل اور ناقص دین والی ہیں۔ (نافع السالکین،ص ۸۷)

(۶۷) بُرے مذہب میں داخل ہونے سے نُورِ ایمان بُجھ جاتا ہے:

خواجہ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ہم ملتان شہر میں داخل ہُوئے۔ایک خادمہ میرے پاس آئی اور اُس نے کہا کہ مجھے بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کی ایک عورت نے آپ کی خدمت میں ایک خواب کی تعبیر معلوم کرنے کے لیے
بھیجا ہے۔مستورہ می گوید کہ بہ مذہب شیعہ شدہ ام و در خواب می بینم کہ چراغ روشن می شود و بعدہٗ کشتہ شد تعبیر این خواب چیست۔یعنی وہ عورت کہتی ہے کہ میں نے رافضی مذہب اختیار کیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چراغ روشن ہوتا ہے اور پھر بُجھ گیا ہے۔من او را گفتم کہ مستورا بگو کہ تُو بر زبانِ خود اقرار میکنی کہ من شیعہ شدہ ام۔تعبیر این خواب خُوب این است کہ چراغ ایمان تُست و ایمان از تُو مسلوب شدہ

از سبب شیعہ شدن نعوذ باللہ من ذلک۔ میں نے اُسے کہا کہ اُس عورت سے جا کر کہہ دے کہ تُو نے اپنی زبان سے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ میں رافضیہ ہوگئی ہُوں اس لیے تری خواب کی یہی تعبیر اچھی ہے کہ تیرے پاس نور ایمان تھا اور وہ نور ایمان رافضیہ بننے کی وجہ سے تجھ سے سلب کر لیا گیا ہے۔ اللہ کے پاس اس بات سے ہم پناہ چاہتے ہیں۔ (نافع السالکین، ص ۸۷)

(۶۸) بد عقیدہ بزرگوں کی اولاد میں داخل نہیں ہوتا اگرچہ اُن کی نسل سے ہو:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہر گاہ بوقت طوفان پسر مہتر نوح علیٰ نبینا وعلیہ السلام غرق شُد زین سبب سیّد علی ہمدانی دریں باب فرمودہ

سیّد لولاک را دیدیم بخواب — گفتم اے کانِ حیاء اہل صفا
سیّدانِ شیعہ اولادِ تُو اند — گفت لا واللہ لا واللہ لا

(ترجمہ) نوح علیہ السلام کا بیٹا غرق ہُوا کیونکہ وہ بد عقیدہ تھا تو اُسے اولادِ نوح سے نکال دیا گیا تھا اسی وجہ سے سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں سیّد لولاک ﷺ کو دیکھا تو میں نے عرض کیا اے کانِ حیاء اہلِ صفا کیا رافضی سادات آپ کی اولاد ہیں؟ فرمایا نہیں اللہ کی قسم نہیں اللہ کی قسم نہیں۔ (نافع السالکین، ص ۵۵)

(۶۹) رسول اللہ ﷺ اصلِ موجودات ہیں:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہمہ حقائقِ ممکنات از حقیقتِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام منتشر و موجود اند چنانچہ جمیع اسماء و افعال از مصدر مشتق اند و حقیقت محمدی از ذات باری تعالیٰ موجود ست چنانچہ در حدیث آمدہ ست انا من نور اللہ والکل من نوری چنانچہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ است

؎ تو اصلِ وجود آمدی از نخست　　دگر ہر چہ موجود شد فرعِ تست

(ترجمہ) موجودات کے تمام حقائق حقیقتِ محمدی سے ہیں جس طرح تمام مشتقات مصدر سے نکلے ہُوئے ہوتے ہیں اور حقیقت محمدی ذاتِ باری تعالیٰ سے ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ میں اللہ کے نور سے ہُوں اور تمام اشیاء میرے نور سے ہیں اور شیخ سعدی نے بھی یہی بات اپنے شعر میں کہی ہے۔　　(نافع السالکین، ص ۵۱)

(۷۰) اہلِ علم کو چاہیے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ہدایت ملنے کا سوال کریں:

خواجۂ خواجگاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سالک را باید کہ ہر وقت از حق سبحانہٗ وتعالیٰ بے نیاز تمام ہدایت طلب نماید کہ بغیر ہدایت اگر چہ عالم باشد وصول بمقصدِ اعلیٰ ومقصدِ اقصیٰ نتواند گشت۔

(ترجمہ) سالک کو چاہیے کہ وہ ہر وقت پُوری عاجزی سے حق سبحانہ وتعالیٰ سے ہدایت مانگے کیونکہ ہدایت کے بغیر اگر چہ کوئی شخص اہل علم ہو اعلیٰ واقصیٰ مقصد کو حاصل نہیں کرسکتا۔　　(نافع السالکین، ص ۴۷)

وهذا آخر ما اردنا ايراده فی هذه الرسالة النافعة تقبلها الله تعالیٰ بمنه العظيم ورسوله الكريم صلی الله عليه وعلیٰ آله واصحابه و بارک وسلم وانا الفقير ابو الكرم احمد حسين قاسم الحيدری الرضوی غفر الله تعالیٰ لهٗ المدرس بالجامعة الحيدرية فضل المدارس بهيائی من مضافات سهنسه آزاد کشمير.

(۲ شوال المکرم ۱۴۳۶ھ بمطابق ۱۹ جولائی ۲۰۱۵ء)